فون نمبر ۳ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳۰ احسان ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۔ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے دل فریب سے پاک تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں

چاہیئے کہ تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو

"چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی ملکر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو۔ یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے۔ یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے۔ تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائے گا۔ اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔"

(اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کے لئے ایک ضروری اشتہار مطبوعہ ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۲۹ رجون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○— ربوہ ۲۹ رجون۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ پانچ چھ روز سے بخار ہے۔ پہلے خون میں انفیکشن پائی گئی تھی۔ لیکن اب ٹائیفائڈ تشخیص ہوا ہے۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت ٹمپریچر ۹۹ ہے۔ لیکن کمزوری اور بے چینی بہت ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○— ربوہ۔ مورخہ ۳۰ جون بعد نماز مغرب گول بازار کی مسجد میں ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں اہم جلسہ ہوگا۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہوں (مہتمم مقامی)

○— میری بیٹی عزیزہ صادقہ اہلیہ عزیز مکرم عبدالرشید صاحب مبشر فلائٹ سارجنٹ سرگودہا شدید اعصابی تکلیف سے بیمار ہے۔ ہاتھ پاؤں تشنج ہو جاتے ہیں اور بے ہوشی سی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قاضی عبدالرحمن سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تعلیم القرآن کلاس اور لجنات اماء اللہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

انشاء اللہ ۲ رجولائی سے اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام تعلیم القرآن کلاس کا اجرا ہو رہا ہے جو ایک ماہ تک جاری رہے گی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ تمام لجنات کم از کم ایک ایک۔ دو دو ایسی لڑکیاں یا خواتین کو پڑھنے کے لئے بھجوائیں۔ جو ایک ماہ مرکز میں تعلیم حاصل کر کے اپنی لجنہ میں قرآن مجید پڑھا سکیں۔ آنے والی لڑکیوں کا معیار کم از کم میٹرک ہو۔ تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جو طالبات ایف۔ اے کا امتحان دے چکی ہیں یا بی۔ اے میں پڑھ رہی ہیں۔ ان کو بھی آنا چاہیئے۔

رہائش کا انتظام ہوسٹل جامعہ نصرت میں ہوگا۔ آنے والیوں کے متعلق ہر لجنہ اطلاع دے کہ ان کی طرف سے کتنی طالبات آ رہی ہیں اور کب پہنچ رہی ہیں۔ کلاس کا کورس ۲۱ تا ۳۰ پارے تک تفسیر القرآن اور حدیث کی کتاب ریاض الصالحین پر مشتمل ہوگا اور مختلف مسائل پر لیکچر دیئے جائیں گے۔ آنے والی طالبات قلم کاپیاں قرآن مجید اور حدیث کی کتاب ساتھ لے کر آئیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء

مسلمان کا حقیقی مقصد

گزشتہ اداریہ میں ہم نے پاکستان ٹائمز کے ایک مضمون نگار کا ایک اقتباس درج کیا تھا جس میں فاضل مضمون نگار نے اس امر پر اظہار افسوس کیا تھا کہ مسلمانوں نے سائنس میں جو آغاز کیا تھا اس سے یورپ نے فائدہ اٹھایا اور مسلمان دین میں ہندی کی چندی نکالنے اور فقہی انتشار کے طوفان میں گھر گئے۔ چنانچہ ازہر جیسی اسلامی علوم کی یونیورسٹی نے بجائے سائنسدان پیدا کرنے کے ایسے علماء پیدا کئے۔ جو سائنسی ایجادات کے خلاف تکفیر کے فتوے دینے میں مصروف ہو گئے۔

ہم نے اس ضمن میں کہا ہے کہ مسلمانوں کے ازمنہ وسطیٰ میں جمودی اشغال کا جو نقصان سائنسی علوم کے تعلق میں مسلمانوں کو پہنچا ہے وہ اتنا بڑا نقصان نہیں ہے کہ ان اشغال کی وجہ سے خود اسلام کو نقصان پہنچا ہے

حقیقت یہ ہے اسلام ایک دین ہے۔ اور جو شخص اس دین کو اختیار کرتا ہے وہ مسلمان کہلاتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ایک مسلمان دنیوی علوم میں ترقی کرنے کے ساتھ جو حقیقی مقصد رکھتا ہے۔ اور جس کام کے لئے وہ اسلام کو بطور دین کے اختیار کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کی خود بھی اخلاص کے ساتھ پابندی کرے۔ اور دوسروں کو بھی اس کام کی طرف رغبت دلائے۔ محض سائنسی علوم میں ترقی کرنے کو مسلمان سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو توجہ دلائی ہے کہ اس پرحکمت کارخانہ کائنات کی حکمتوں پر غور کرے۔ جس سے یہ نتیجہ خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو سائنسی علوم میں بھی ترقی کرنی چاہیئے۔ تا کہ اس کو اس کائنات کی حکمتوں کا علم ہو۔ اور وہ سائنسی اصولوں کو دریافت کر کے انسانی زندگی کے لئے سہولتیں پیدا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے کہ اس نے انسان کے لئے کیسی پرحکمت کائنات مہیا کی ہے۔ جس کی حکمتوں کو سمجھ کر وہ زندگی کے سامانوں میں ترقی کر سکتا ہے۔ تاہم یہ خصوصیت کہ کائنات کی حکمتوں کو سمجھا جائے۔ ایک مسلمان سے مخصوص نہیں ہے۔ جو شخص بھی سائنسی علوم میں کوشش کرتا ہے۔ وہ خداداد عقل سے ان حکمتوں کو سمجھ سکتا ہے ضروری نہیں ہے کہ وہ مسلمان ہی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ غیر دیندار انسان ایسے علوم کی طرف مسلمانوں سے زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ مسلمان ایک غیر دیندار شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان حکمتوں کو منزل مقصود نہ بنائے۔ بلکہ ان سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زیادہ سے زیادہ ایمان پیدا کرے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک دہریہ جس نے عقلیات سے کام شروع کیا تھا۔ یہ حکمتیں دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ ایسا پرحکمت کارخانہ کائنات بغیر کسی عقلمند ہستی کے جس کی قدرتیں غیر محدود ہوں معرض وجود میں نہیں آ سکتا۔ الغرض جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے۔ سائنسی علوم مسلمانوں کے ساتھ کیوں خاص خصوصیت نہیں رکھتے۔ بلکہ یہ عام عقلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس میں ایک مسلمان اور دہریہ برابر ہیں۔

اس سے واضح ہوا کہ اسلامی سائنسی ترقیات سے علیحدہ کوئی مخصوص چیز ہے۔ جو ہماری راہ نمائی ایک خاص مقصد کے پیش نظر کرتی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کیا جائے۔

"مذہب کی غرض یہ نہیں کہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے بلکہ جب بھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے۔ تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے تا کہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں جن سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے۔ اور جن سے وہ خدا تعالیٰ کو چھو سکے۔ اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سن سکے۔" (احمدیت کا پیغام ص۴۰)

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو! پرانی کتابیں پڑھ کر دیکھو۔ پھر خود اپنے اسلاف کی تاریخ دیکھو کیا ان لوگوں کی زندگیاں دنیوی تھیں کیا ان کے کام صرف مادی تدابیر سے چلتے تھے۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے رات دن تڑپتے تھے۔ اور ان میں سے کامیاب لوگ خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات سے حصہ پاتے تھے۔ اور یہی وہ زندگی تھی۔ جو ان کو دوسری قوموں کے لوگوں سے ممتاز کرتی تھی۔ لیکن آج وہ کونسا امتیاز ہے۔ جو مسلمانوں کو ہندوؤں اور عیسائیوں اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں حاصل ہے؟ اگر کوئی ایسا امتیاز نہیں۔ تو پھر اسلام کی ضرورت کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا امتیاز ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اسے بھلا دیا۔ اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسلام میں ہمیشہ کے لئے خدا تعالیٰ کا کلام جاری ہے۔ اور ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے یہی تو معنے ہیں۔ آپ کے فیضان کے یہ معنی تو نہیں ہو سکتے کہ ہم بی۔ اے یا ایم۔ اے کا امتحان پاس کر لیں۔ کیا ایک عیسائی بی۔ اے یا ایم۔ اے نہیں ہوتا۔ آپ کے فیضان کے یہ معنی تو نہیں ہیں۔ کہ ہم نے کوئی نیا کارخانہ چلا لیا ہے۔ کیا عیسائی اور ہندو اور سکھ ایسے کارخانے نہیں چلاتے۔ آپ کے فیضان کے یہ معنی تو نہیں کہ کوئی بڑی تجارتی کوٹھی ہم نے کھول لی۔ اور دور دراز ملکوں میں ہم نے تجارتی کاروبار جاری کر دیا ہے۔ یہ بھی سب ہندو اور عیسائی اور یہودی کر رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے یہی معنے ہیں کہ آپ کے طفیل انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہو جائے۔ انسان کا دل خدا تعالیٰ کو دیکھے اس کی روح کا اس سے اتحاد ہو جائے۔ اس کا شیریں کلام سنے اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور آیات اس کے لئے ظاہر ہوں۔ یہ وہ چیز ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر کسی شخص کو دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع دوسری قوموں سے ممتاز ہیں۔ پس اسی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اور یہی چیز اپنے نہ ماننے والوں کے سامنے پیش کی۔ کہ خدا تعالیٰ نے یہ کھویا ہوا موتی مجھے دیا ہے اور یہ ضائع شدہ متاع مجھے بخشی ہے اور یہ سب کچھ مجھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور آپ کی اتباع سے ملا ہے۔ اور اس مقام پر آپ ہی کے فیضان نے مجھے پہنچایا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے۔ لیکن وہ سب جزوی حیثیت رکھتے ہیں۔ گو بہت اہم اور عظیم الشان ہیں۔ لیکن اصل کام یہی تھا۔ کہ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور مادیت پر روحانیت کو غالب کرنے کی مہم شروع کی۔ اور یقیناً اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ اسی راستہ سے ہو گا۔ ہم [illegible] اور ہندوؤں سے اپنے ملکوں کا دفاع بھی کریں گے۔ ہم بعض بعض دشمنوں پر ان ذرائع سے غالب بھی آئیں گے۔ لیکن ساری دنیا پر اسلام کو جو غلبہ حاصل ہو گا۔ وہ اسی روحانی طریقہ سے حاصل ہو گا۔ جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔" (احمدیت کا پیغام ص۴۵-۴۶)

یہ چیز ہے جو آج مسلمانوں میں موجود نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے وہ پستی اور زوال کے گڑھے میں گر گئے ہیں۔ آج مسلمانوں نے اسلام کے اصولوں پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیا ہے۔ کہ وہ ساری دنیا میں اس کا نام بلند کریں۔ فقہی موشگافیوں اور ایک دوسرے سے بداعتمادی کی وجہ سے معرض التوا میں جا پڑا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے۔ کہ جو کام رک گیا تھا اس کو از سر نو جاری کیا جائے۔ اور [illegible] تکمیل تک پہنچایا جائے۔"

وفاتِ مسیحؑ

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

نوٹ:- یہ مضمون حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت منعقد ہونے والی علمی مجلس میں پڑھا گیا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

"ما المسیح ابن مریم الّا رسول قد خلت من قبلہ الرسل و امّہٗ صدّیقۃ کانا یأکلان الطعام۔ انظر کیف نبیّن لھم الآیات ثمّ انظر انّٰی یؤفکون"

(المائدہ ۷۶)

مسیح ابن مریمؑ بھی ایک رسول تھا اس سے پہلے (اس جیسے ہزاروں) رسول فوت ہو چکے ہیں اور اس کی ماں بڑی راستباز تھی وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ہم کس طرح اُن کے فائدہ کے لئے کھلے کھلے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کے خیال کا رُخ کس طرح غلط راہ کی طرف پھرایا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مذکورہ بالا آیت قرآنی سے وفاتِ مسیحؑ کے متعلق جو استدلال فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:-

دراصل اس آیت میں انسان کی ایک عادی کمزوری کی نشان دہی کی گئی ہے یعنی انسان عادتاً حقائق کی مخالفت۔ توہم پرستی اور عجوبہ پسندی کی طرف میلان رکھتا ہے اور اس بات کا خواہشمند رہتا ہے کہ کوئی عجیب و غریب بات پیدا کی جائے خواہ وہ بات کتنی ہی بعید از عقل اور خلافِ واقع اور انسان کے اپنے مسلمات کے خلاف کیوں نہ ہو۔

مسیح خدائی صفات رکھتا ہے وہ زندہ جاوید ہے توہم پرست انسان کے ان دونوں عقیدوں کا اس آیت میں بادلائل رد کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ حضرت مریمؑ کی پاک اور صادقانہ زندگی مسیح علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان تھی۔ وہ پاک وجود کے پاک ثمر تھے اس لئے خدا تعالیٰ کی وحی کے مہبط بنے اور رسالت الٰہی کے لئے منتخب ہوئے لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ انتخاب کوئی انوکھا انتخاب نہ تھا۔ ان سے پہلے بھی ہزاروں لوگ یہ شرف پا چکے تھے اگر وہ اس شرف کی وجہ سے مافوق الفطرت اور حوائج انسانی سے بالا نہیں ہوئے یا یہ حوائج ان کے اس شرف میں روک نہیں بنیں تو مسیح علیہ السلام کیونکر اس وجہ سے مافوق الانسان زندہ جاوید ہستی قرار پا سکتے ہیں۔ پھر جس وجود سے مسیح کی پیدائش ہوئی وہ اپنی حیاتِ مستعار کے لئے بدل ما یتحلل کی محتاج تھی اور مسیحؑ نے بھی اس احتیاج کا برملا اظہار کیا تو پھر بعد میں وہ تن تنہا کیونکر اس احتیاج سے بالا ہو گئے اور کس طرح اُن کا یہ جسم عنصری کچھ کھائے پئے بغیر تغیر اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کمی کی متبادل صورت سے بے نیاز ہو گئے۔

غرض سابقہ رسولوں کی مثال اور خود حضرت مریمؑ کا وجود حضرت مسیح علیہ السلام کی حیاتِ دائمی کی نفی اور ان کی وفات کو ثابت کرتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذکورہ بالا آیت سے اس طرزِ استدلال کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ کلمہ کہ اس سے پہلے بھی رسول آتے رہے ہیں یہ قیاس استقرائی کے طور پر ایک استدلال لطیف ہے۔ اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ازمنۂ گزشتہ کے واقعات کا ثبوت اسی استقراء کے ذریعہ سے ہوا ہے مثلاً ہم جو اس وقت کہتے ہیں کہ انسان منہ سے کھاتا اور آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سُنتا اور ناک سے سونگھتا اور زبان سے بولتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص اپنی مقدس کتاب پیش کرے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ یہ واقعات زمانہ گزشتہ کے متعلق نہیں ہیں بلکہ پہلے زمانہ میں انسان آنکھوں کے ساتھ کھایا کرتا تھا اور کانوں کے ذریعہ بولتا تھا اور ناک کے ذریعہ دیکھتا تھا اب ہی اور باتوں کو بدل دے۔۔۔ تو گو فرض کے طور پر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ ان عجیب تحریروں کا لکھنے والا کوئی مقدس اور راستباز آدمی تھا مگر پھر بھی ہم اس یقینی نتیجہ سے کہاں اور کدھر گریز کر سکتے ہیں جو قیاس استقرائی سے پیدا ہوا ہے۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ جو حقائق استقراء کے یقینی اور قطعی ذرائع سے ثابت ہو چکے ہیں وہ ایک روایت دیکھ کر ٹال دئے جاویں۔ اگر ایسا کسی کا خیال ہو تو بارِ ثبوت اس کی گردن پر ہے۔۔۔ مثلاً جو شخص اس بات پر بحث کرتا ہے اور لڑتا جھگڑتا ہے کہ صاحب ضرور پہلے زمانہ میں لوگ زبان کے ساتھ دیکھتے اور ناک کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے تو اس کا ثبوت وہ پیش کرے اور جب تک ثبوت پیش نہ کرے تب تک ایک مہذب عقلمند کی شان سے بہت بعید ہے کہ ان تحریرات پر بھروسہ کر کے جن کے بصورتِ صحت بھی بیسیوں معنے ہو سکتے ہیں وہ معنے اختیار کرے جو حقائق ثابت شدہ سے بالکل مغائر اور منافی پڑے ہوئے ہیں۔ (جنگِ مقدس صفحہ ۹۲)۔۔۔ غرض جبکہ قیاس استقرائی دنیا کے حقائق ثابت کرنے کے لئے اوّل درجہ کا مرتبہ رکھتا ہے تو اسی جہت سے اللہ جلّ شانہٗ کے اس کلام میں یہ دلیل موجود ہے کہ مسیحؑ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور جبکہ اللہ تعالیٰ کے سب سابقہ رسول وفات پا چکے ہیں اور سنت اللہ یہی ہے کہ ہر رسول اپنا اپنا مقصد بعثت پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا تو مسیحؑ اس سنت اللہ سے کیونکر مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔

پھر قانونِ قدرت اللہ جلّ شانہٗ کا اسی طرح واقع ہے کہ ہر ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے۔ اب حضرت مسیحؑ کی ماں مریم صدیقہ ایک پاک اخلاق انسان تھیں۔ طبعی حوائج رکھتی تھیں اور طبعی عمر گزار کر فوت ہو گئیں تو۔۔۔ ان کے بیٹے حضرت مسیحؑ اپنی اس سرشت میں انوکھے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی اصل کے خلاف ایسی غیر معمولی اور غیر طبعی زندگی کس طرح پا سکتے ہیں۔

اس دلیل استقرائی کا تیسرا پہلو یہ ہے کہ حضرت مریم صدیقہ اور ان کے بیٹے حضرت مسیح دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔۔۔۔ انسان کیوں کھانا کھاتا ہے اور کیوں کھانا کھانے کا محتاج ہے اس میں اصل بھید یہ ہے کہ ہمیشہ انسان کے بدن میں سلسلہ تحلیل کا جاری ہے یہاں تک کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ چند سال میں پہلا جسم تحلیل پا کر معدوم ہو جاتا ہے اور دوسرا بدن جو غذا کے ساتھ ساتھ نیا ہوتا رہتا ہے بدل ما یتحلل ہو جاتا ہے۔۔۔۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ اُن حاجتمندیوں سے بری نہیں تھے جو عام انسانوں کو لگی ہوئی ہیں۔ اور اسی لئے وہ کھانا کھایا کرتے تھے تو پھر اب وہ کھائے بغیر اتنا لمبا عرصہ زندہ کیسے رہ سکتے ہیں اور اُن کا جسد تغیّرات سے بغیر حصول بدل کیسے بچ سکتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ مریم صدیقہؑ اور ان کے بیٹے مسیحؑ طعام کھایا کرتے تھے اور اب وہ طعام نہیں کھاتا جیسا کہ کَانَا کا لفظ اس پر دلالت کر رہا ہے جو حال کو چھوڑ کر گزشتہ زمانہ کی خبر دیتا ہے اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مریم طعام کھانے سے اسی وجہ سے روکی گئی کہ وہ فوت ہو گئی اور چونکہ کانا کے لفظ میں جو تثنیہ کا صیغہ ہے۔ حضرت مسیحؑ بھی مریم کے ساتھ شامل ہیں اور دونوں ایک ہی حکم کے نیچے داخل ہیں لہٰذا حضرت مریم کی موت کے ساتھ حضرت مسیحؑ کی موت بھی ماننا پڑے گی۔

یہی حال تمام سابقہ انبیاءؑ کا ہے کہ ان میں سے کسی کو ایسا جسم نہیں دیا گیا تھا جو کھانے کی احتیاج سے بے نیاز ہو یا وہ خالد الوجود ہو جیسا کہ فرمایا وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم۔۔۔۔۔۔ وما جعلنٰھم جسدا لا یأکلون الطعام وما کانوا خالدین (انبیاء ۱/۴) تو پھر مسیح جو رسولوں میں سے ایک رسول ہیں اس قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ کیسے قرار دئے جا سکتے ہیں۔ قد خلت من قبلہ الرسل میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جہاں تک تمہاری نظر تاریخی سلسلہ کو دیکھنے کے لئے وفا کر سکتی ہے اور گزشتہ انبیاءؑ کا حال معلوم کر سکتے ہو۔ خوب سوچو

اور سمجھو کہ کیا اس کلیہ میں کوئی بھی استثنائی مثال ملتی ہے؟ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئاً وھو حسیر۔

غرض مسیحؑ انسانوں کی طرح محتاجِ غذا تھے اور حسبِ ارشاد ربانی بغیر غذا کے ان کا بدن قائم نہیں رہ سکتا تھا بلکہ بدل ما یتحلل کا ہر آن محتاج تھا۔ پس مسیحؑ کی حیات غیر معمولی کا عقیدہ عقلاً اور نقلاً ہر لحاظ سے باطل ہے۔ حضرت مسیحؑ کو دوسرے انبیاء کے مقابلہ میں نہ تو ایسا کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل تھا اور نہ ہی کبھی وہ اپنی طبعی زندگی میں آب و دانہ کی احتیاج سے بے نیاز ہوئے۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح وہ ایک مقصد لے کر دنیا میں آئے۔ اس مقصد کے لئے کام کرتے رہے اور پھر اپنی طبعی عمر گذار کر کامیاب و کامران اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور تاریخی شواہد کے مطابق کشمیر سری نگر کے محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔

حقیقت یہی ہے کہ حیاتِ مسیحؑ کا عقیدہ انسان کی اسی عجوبہ پسند اور توہم پرست طبیعت کا ایک رشاخسانہ ہے جس کا شروع میں ذکر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی واضح ہدایتوں کے طفیل شروع میں مسلمان اس قسم کے توہمات سے محفوظ رہے لیکن تیسری صدی کے بعد یہ باطل عقیدہ مسلمانوں میں بھی راہ پا گیا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان میں ملتے گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب میں داخل ہو تو اپنے مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ حصہ نئے مذہب میں رل جاتا ہے۔ ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانوں میں پختہ ہو گیا۔

ملفوظات جلد چھ کے علاوہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۶ اور جنگِ مقدس صفحہ ۹۲ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفاتِ مسیحؑ کے ثبوت میں آیت مذکورۃ الصدر کو ایک برہان قاطع کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

فالحمد للہ الذی
ھدٰنا لھذا وما کنا
لنھتدی لولا ان
ھدٰنا اللہ۔ وصلّ اللہ
علی النبی خیر خلقہ
ونور عرشہ محمدٍ
وعلیٰ آلہ واصحابہ
لاسیما علیٰ خاتم
خلفائہ صلوٰۃ
دائما باقیا الیٰ
یوم القیامۃ۔
آمین یارب العٰلمین

تعاونوا علی البرّ والتقوٰی

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی

تحریک جدید انجمن احمدیہ نے اپنے کارکنان کے وعدوں کی ایک تہائی رقم کا چیک اپنی طرف سے بھجوا دیا ہے (جو کیش بھی ہو چکا ہے) اور اس طرح اپنے کارکنان سے اس کارِ خیر و ثواب میں تعاون کی ایک عمدہ مثال قائم فرما دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اگر دوسرے ادارے بھی اپنے ملازموں اور کارکنوں کی اس طور پر مدد کریں تو جہاں وعدہ کنندگان کے لئے سہولت ہو وہاں فضلِ عمر فاؤنڈیشن بھی اُن کی ممنون و مشکور ہو گی۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

کا

ضلع جہلم میں ورودِ مسعود

مورخہ ۱۲ جون کو لجنہ اماء اللہ جہلم کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ اس اجتماع میں جہلم کے علاوہ کھاریاں۔ چک سکندر۔ سرائے عالمگیر۔ محمود آباد کالا گجراں۔ تہال۔ کوٹیالی۔ چک جمال کی مستورات بھی شریک ہوئیں۔

جہلم

تلاوت و نظم اور عہد دہرانے کے بعد محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ مقامی نے مقامی امیر حضرت مولوی عبد المغنی صاحب کی رحلت پر (جن کی ۱۱ جون کو وفات ہوئی) تعزیت کی قرارداد پاس کی۔ ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے اور جمیلہ عبد اللہ صاحبہ اور اہلیہ مولوی عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ جہلم نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے مختلف تربیتی امور پر اہم تقریر فرمائی جس میں آپ نے سادہ زندگی اور صفائی اختیار کرنے۔ رسم و رواج سے بچنے۔ اولاد کی تربیت کرنے اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے کی مؤثر انداز میں تلقین فرمائی۔ امۃ الوکیل صاحبہ سیکرٹری مقامی لجنہ نے اپنی لجنہ کی ششماہی کارگزاری مختصراً پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے مقامی امیر حضرت مولوی عبد المغنی صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے مقام اور ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ بعد ازاں آپ نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تنظیم کا احترام اور اطاعت کرنے چشم پوشی۔ باہمی تعاون۔ جھگڑوں سے اجتناب۔ اولاد کی تربیت اور قرآن مجید ناظرہ و ترجمہ سکھانے کا انتظام کرنے کی خصوصیت سے تلقین فرمائی آپ کی تقریر قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ اسی دن شام کو سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب کی کوٹھی پر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی صدارت میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا جس میں غیر از جماعت مستورات بھی شامل ہوئیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقامی لجنہ کی صدر صاحبہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت انسان کامل کے زیرِ عنوان خطاب فرمایا۔ یہ دونوں تقریریں بہت جامع اور مؤثر تھیں اور حاضرات نے گہرے انہماک سے انہیں سنا۔

چکوال

مؤرخہ ۱۳ جون کو چکوال میں مستورات کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تلاوت و نظم کے بعد مبارکہ صاحبہ۔ نعیمہ اختر صاحبہ اور امۃ الوکیل صاحبہ نے تقریریں کیں۔ مقامی لجنہ کی صدر صاحبہ نے ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نے مختلف تربیتی امور کے متعلق مؤثر تقاریر فرمائیں۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس میں کلر کہار۔ دوالمیال۔ جہلم۔ بھون۔ خان پور اور دیگر کئی مقامات کی مستورات شامل ہوئیں۔

اسی دن شام کو چکوال کی زنانہ پردہ کلب میں ہیڈ مسٹریس صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ منظور احمد صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا جس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے آنحضرتؐ کا ایک عظیم الشان نشان کے موضوع پر اور حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ نے آنحضرتؐ کی زندہ برکات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ احمدی مستورات کے علاوہ چکوال کی غیر از جماعت مستورات بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئیں۔

دوالمیال

مؤرخہ ۱۴ جون کو دوالمیال میں ۶ بجے جلسہ منعقد ہوا اس میں بھی مقامی مستورات کے علاوہ ارد گرد کے متعدد مقامات کی خواتین شامل ہوئیں۔ صدر صاحبہ لجنہ دوالمیال نے ایڈریس پیش کیا جس کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے سیرۃ النبی کے موضوع پر اور حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نے مختلف تربیتی امور پر اہم تقاریر فرمائیں اور بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا اس میں بھی کثرت سے احمدی اور غیر از جماعت خواتین شامل ہوئیں۔ الحمد للہ۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی عزیز شریف احمد خان کا میو ہسپتال میں اپریشن ہو رہا ہے۔ وہ عرصہ سے قلب و جگر اور دیگر عوارض سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اپریشن بہت نازک ہے۔

احباب خاص طور پر ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نور الحق انور
سابق مبلغ مشرقی افریقہ

اسلام میں خودکشی کی ممانعت

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال لاہور

[redacted]

اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ خودکشی کے رجحانات ہمارے ملک میں بھی بڑھنے لگے ہیں پچھلے چند ہی دنوں میں خودکشیوں کے متعدد حادثات کی اطلاعات اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔

واضح رہے کہ خودکشی مذہبی اخلاقی اور قانونی ہر لحاظ سے ممنوع ہے اسلام نے خودکشی کی ممانعت اور مذمت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کان برجل جراح فقتل نفسہ فقال اللہ بدرنی عبدی بنفسہ حرمت علیہ الجنۃ۔

(بخاری کتاب الجنائز)

یعنی ایک شخص پر زخم تھے جس نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے نفس سے مجھے بدر کیا ہے۔ میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الذی یخنق نفسہ یخنقھا فی النار والذی یطعنھا یطعنھا فی النار (بخاری)

یعنی جو شخص اپنا گلا گھونٹے وہ آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا یعنی اللہ تعالیٰ اسے گلا گھونٹتے ہوئے آگ میں ڈال دے گا۔ اور جو شخص اپنے آپ کو تیر مار کر ہلاک کرے اس نے گویا اپنے آپ کو اسی حالت میں آگ میں ڈال دیا۔

خودکشی کرنے والے کا جنازہ

احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہیں پڑھا سنن نسائی میں جابرؓ بن سمرہ سے حدیث ہے کہ

ان رجلا قتل نفسہ بمشاقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اصلی علیہ

(نسائی کتاب الجنائز ص۲۱۰)

یعنی ایک شخص نے تیر یا کسی تیز دھار سے اپنے آپ کو قتل کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا۔ ابوہریرہؓ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے آپ کو اوپر سے نیچے گراتا رہے گا۔ اور جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے تو جہنم میں اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اسکے گھونٹ پیتا ہوگا اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ اور جو شخص کسی لوہے سے اپنے آپ کو قتل کرے گا تو جہنم میں بھی ہمیشہ وہ آلہ اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔ (نسائی ایضاً) ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص بھی جس ذریعہ سے خودکشی کا مرتکب ہوگا۔ اسی ذریعہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آگ میں عذاب دیا جاتا رہے گا۔ نیز یہ کہ جس نے خودکشی کی اس کا جنازہ نہیں ہوتا

جرم کی شدت

واقعہ یہ ہے کہ انسانی جان انسان کے پاس خدا کی امانت ہے۔ بندے کا اختیار نہیں کہ اس میں خیانت کرے خدا ہی جان اور جسم دونوں کا خالق ہے اور وہی مالک بھی ہے۔ پس انسان کا جو کچھ اختیار ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کی ہدایات کے برخلاف اس کی مخلوق و مملوک میں تصرف کرے خود مالک و خالق جس طرح چاہے اور جب چاہے اپنے مخلوق میں تصرف کر سکتا ہے بندہ نہ جسم کا مالک و خالق ہے نہ جان کا پس وہ خودکشی کرکے فعل شنیع کا ارتکاب کرتا ہے۔ جس کی سزا اسے بہرحال ملے گی کیونکہ انسان خودکشی کے ارتکاب سے گویا خدا کا قانون اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ مارنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور انسان اپنے نفس کو غیر طبعی طور پر مار کر خدا کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جو خدا سے بغاوت کے مترادف ہے۔ ہم دنیوی حکومتوں میں بھی مشاہدہ کر رہے ہیں کہ کوئی حکومت کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کا قانون اس کی رعایا میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں لے لے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اسے باغی قرار دیا جاتا ہے اور اسے بغاوت کی سزا کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حکومتیں نہ خالق ہیں نہ درحقیقت مالک ہیں۔ پس اگر خالق و مالک کا قانون اس کی مخلوق میں سے کوئی اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ کتنا گھناؤنا جرم اور بڑا گناہ ہوگا۔ دنیا کے بیشتر ملکوں کے قوانین میں بھی خودکشی کی ممانعت کی گئی ہے اور اسے سنگین جرائم میں شمار کیا گیا ہے۔ خود ہمارے ہاں اگر خودکشی کا ارتکاب کرنے والا مر نہ سکے تو اقدام خودکشی کے جرم میں اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے

خودکشی کے اسباب و علاج

انسانی نفسیات کے ماہرین خودکشی کے حقیقی اسباب معلوم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے ہیں کچھ عرصہ ہوا نیویارک میں دماغی امراض کے ماہرین کا ایک اجتماع ہوا تھا جس میں خودکشی کا مسئلہ بھی زیر غور آیا۔ ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے کہ خودکشی یا تو منشیات کے عادی لوگ کیا کرتے ہیں یا جن پر مایوسی و افسردگی طاری ہوتی ہے دراصل یہ ہے کہ خودکشی کرنے والا بعض ناخوشگوار حالات کا عزم و استقلال سے مقابلہ کرنے کی بجائے اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے اور خودکشی کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے مایوسی کو سخت گناہ قرار دیا ہے۔ وہ مصائب و مایوسی پیدا کرنے والے امور میں صبر کی تعلیم دیتا ہے اور زندہ خدا پر یقین پیدا کرتا ہے۔ جس شخص کا زندہ خدا پر یقین پیدا ہو۔ وہ کبھی بھی زندگی سے مایوس نہیں ہو سکتا جب مایوس نہیں ہو سکتا خودکشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بے یقینی مایوسی اور بے چینی مغربی مادیت نے پیدا کی ہے۔ جس کا اس وقت غلبہ ہے۔ مغربی تہذیب کے جو اثرات دنیا پر پڑے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے مادی تعلیم و مادی فلسفہ کے ذریعہ ایجادات و دنیاوی ترقیات کی شدت سے ہوس پیدا کی ہے اور خدا۔ مذہب اور اخلاقیات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ جو انسان کا بہت بڑا سہارا تھے۔ جب یہ سہارے دور ہوئے تو دلوں اور دماغوں میں بے چینی اور بے امنی پیدا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں مایوسی پیدا ہو کر بیشتر اکثر خودکشیوں کا موجب بنی۔ اس وقت دنیا کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گو مغربی قوموں نے دنیاوی لحاظ سے بڑی ترقی کی ہے مگر روحانی لحاظ سے ان میں بے چینی اور افسردگی پائی جاتی ہے اور بہت سے ماہرین نے ان خدشات کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ جب تک مغربی قومیں مذہب و اخلاق سے وابستہ نہیں ہوتیں ان میں روحانی بیقراری اور ذہنی انتشار موجود رہے گا۔

اس کا علاج صرف مذہب کے پاس ہے۔ کسی ڈاکٹر سائنسدان وغیرہ کے پاس نہیں اب خود مغربی قوموں کے مسلم الفکر ماہرین و محققین مغربی قوموں کی قلبی و ذہنی انتشار کی بھی وجوہات بیان کرتے ہیں کہ ان کی زندگی میں دنیاوی لحاظ سے سب کچھ ہے۔ مگر خدا نہیں۔ جب تک خدا سے وابستگی نہ ہو مغربی قوموں کی روحانی بے چینی بے یقینی اور ذہنی بے قراری دور نہیں ہو سکتی

خودکشیوں کی کثرت دجالی زمانہ کی علامات میں سے ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ الہامی کتابوں کی پیشگوئیوں میں پہلے ہی سے یہ بات مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج کے زمانہ کی علامات میں سے بیان کی گئی ہے اور اس زمانہ میں کثرت سے خودکشیاں ہوں گی۔ گو خودکشی کے واقعات پہلے زمانوں میں بھی ہوتے رہے ہیں۔ مگر اس زمانہ میں خودکشی کی وارداتوں کی جو کثرت دکھائی دیتی ہے وہ کبھی پہلے زمانوں میں مشاہدہ میں نہیں آئی۔ حالانکہ اقوام یاجوج ماجوج (روس و انگریز) کو دعویٰ ہے کہ یہ مہذب اقوام ہیں اور ہم نے پوری دنیا کو مہذب بنا دیا ہے۔ مگر اسکے باوجود دنیا میں کثرت سے خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ اس طرح وہ پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ جن میں دجالی زمانہ کی علامات کے سلسلے میں خودکشیوں کی کثرت بیان کی گئی تھی۔ اس کی وجوہات یا تفصیل وہی ہیں جیسا کہ میں نے اوپر بیان کر دیا ہے۔ کہ ان قوموں نے دنیا میں غلبہ حاصل کر کے مادیت پھیلائی تھی اور ایسی تعلیم اور ایسا نظام قائم کرنا تھا جس کے نتیجہ میں عالمگیر گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہو جانی تھی۔ قرآن مجید میں اس زمانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے "یوم فزع الاکبر" قرار دیا گیا ہے۔ یعنی سب سے بڑی گھبراہٹ و اضطراب کا زمانہ۔ سو یہی وہ زمانہ ہے جس میں مغربی مادیت اور لحدانہ فلسفہ اور تثلیثی تعلیمات نے عالمگیر اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج کے شر سے پناہ مانگنے کی ہدایت کی تھی اور یہ دعا سکھائی تھی کہ اے اللہ ہم فتنہ مسیح الدجال اور یاجوج ماجوج سے تیری پناہ چاہتے ہیں ہمیں کثرت سے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے اللہ ہمیں مسیح الدجال (عیسائی مذہبی و فلسفہ کا گروہ) کے فتنہ اور یاجوج و ماجوج کے شر سے محفوظ رکھ اور خود ہی ہمارا حافظ و ناصر ہو۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں
مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو جماعت ہشتم کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دلی مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے آمین
ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مقدس حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"امتحان میں پاس ہونے پر شکرانہ (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تقرر عہدیداران

ڈویژنل سیکرٹریان برائے حیدرآباد ڈویژن۔ حیدرآباد ڈویژن کے لئے مندرجہ ذیل ڈویژنل سیکرٹریان منظور کئے جاتے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(۱) سیکرٹری امور عامہ	چوہدری فضل احمد صاحب	کریم نگر
(۲) " اصلاح و ارشاد	" محمد اسماعیل صاحب خالد	ابراہیم آباد
(۳) " زراعت	سید داؤد مظفر شاہ صاحب	نصرت آباد
(۴) " مال	ملک غلام احمد صاحب عطار	محمد آباد

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبدالماجد ایم اے حال دھرمپورہ۔ لاہور)

۲۔ میرے ماموں سعید احمد صاحب "ڈپلومہ لائبریری سائنس" کا امتحان دے رہے ہیں۔ (سید علی محمود حفظ اللہ فرسٹ ایئر پاکستان ڈینٹل کالج لاہور)

۳۔ امسال میں نے مڈل ورنیکلر فائنل کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (طالب دعا: عبدالسلام ۲۸ بازار لاہور چھاؤنی)

۴۔ خاکسار امسال فن تعمیر کے سال چہارم کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (محمود حسین زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی)

۵۔ میرا لڑکا جاوید کوثر سرگودھا P.A.F. سکول سے سینئر کیمبرج کرنے کے بعد پائلٹ کی ٹریننگ کے لئے انٹرویو دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسارہ بیگم مبارکہ نظیر الحق سیالکوٹ چھاؤنی)

۶۔ میرا بھانجا عزیز فاروق احمد مبارز ٹائیفائیڈ سے دس دن تک بیمار رہا ہے اب بفضلہ تعالیٰ بخار تو اتر گیا ہے لیکن منہ سے خون آنا بند نہیں ہوا جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ احباب سے حضوری دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔ آمین۔ (محمد نواز مومن)

تصحیح

مورخہ ۲۸/۶/۶۶ کو اخبار الفضل کے صفحہ ۶ پر ایک اعلان ولادت شائع ہوا ہے اس میں بچے کے دادا کا نام غلط چھپ گیا ہے۔ ان کا نام شیخ عبدالعزیز صاحب ہے اور نومولود کے نانا کا نام سیٹھی عبداللطیف صاحب ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا انچاسواں سالانہ جلسہ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا انچاسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۹ و ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ اتوار ہو رہا ہے۔ ملحقہ جماعتوں اور احباب جماعت لاہور سے التماس ہے کہ وہ مہربانی فرما کر کثرت سے اس جلسہ میں شمولیت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اجلاس اول ہفتہ و اتوار کی رات کو ہوگا۔
دوسرا اجلاس بروز اتوار صبح ۸ بجے تا ۸ بجے شام ہوگا۔
(محمد امین شاہ معلم چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور)

لجنات متوجہ ہوں!

اس سال انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر سالانہ صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ اس لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ وہ ہر قسم کی صنعتی کام خوبصورت اور نئے ڈیزائنوں سے تیار کروا دے۔

عہدے داروں کا کام فقط یہ نہیں کہ کہہ دیں کہ سلائی بنا دو۔ بلکہ اپنی عقل اور محنت سے کوشش کریں کہ لاگت کم آئے اور چیزیں اچھی با ذوق تیار ہوں۔ اور لوگ زیادہ سے زیادہ خریدنے پر مجبور ہوں تا وہ کمی پوری ہو سکے جو اس سال نمائش نہ لگانے کی وجہ سے بجٹ میں آئی ہے۔

(سیکرٹری نمائش سیدہ تنویر الاسلام)

شکریہ تعزیت

خاکسار کے بہنوئی مکرم چوہدری فضل الرحمن صاحب مینیجر نور نگر فارم کی وفات پر احباب جماعت نے مرحوم کے اہل و عیال اور دیگر لواحقین سے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم سب ان کے ممنون ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ الگ الگ جواب دینا بہت مشکل ہے۔ اس لئے خاکسار ان سطور کے ذریعہ مرحوم کے اہل و عیال اور جملہ لواحقین کی طرف سے تعزیت کرنے والے تمام بزرگوں اور بھائی بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح مرحوم کے اہل و عیال کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار: راجہ نذیر احمد ظفر

گمشدگی رسید بک

رسید بک نمبر ۱۵۸۰۷ جو جماعت احمدیہ دوتہ ضلع ہزارہ کو بھجوائی گئی تھی۔ دسمبر ۶۰ء تک استعمال شدہ ہے گم ہو چکی ہے لہٰذا احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا رسید بک پر کسی قسم کا چندہ وغیرہ ادا نہ کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم خواجہ محمود احمد صاحب وارنٹ آفیسر جو پہلے پی اے ایف کوہاٹ میں ہوتے تھے ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو مطلع فرمائیں اگر خواجہ صاحب یہ اعلان پڑھیں تو اپنا ایڈریس نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے مغفرت

چوہدری محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مدوکی ضلع گجرات کے والد چوہدری اللہ دتا صاحب بعمر ۷۲ سال مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳۰ مئی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے نیک متقی اور صاف گو احمدی تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم پر اپنی مغفرت اور رحمت کا سایہ کرے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر قائم کرے۔ (خاکسار نصر اللہ خان ناصر شاہد)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔۔۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۸۴:۔ میں نواب بی بی زوجہ سردار محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ۱۶/۵۲ دارالرحمت وسطی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان لفٹمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۳۲/- روپے تھا۔ جو میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا تھا۔ اس وقت میرے پاس کوئی زیور وغیرہ بھی نہیں ہے مجھے خاوند مرحوم کی وفات پر ان کی جائداد سے تین ایکڑ اراضی واقع موضع برہمن والا چاہ ڈیگاں ضلع ملتان والا میں سے حصہ ملا تھا۔ جو میں نے عرصہ دو سال ہوئے مبلغ ۱۲۵۰/- روپے میں فروخت کر دیا تھا۔ اور اب اس وقت یہ رقم میرے پاس نقد موجود ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہوگا تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنے لڑکے مبارک علی کے ساتھ رہتی ہوں اور وہی میرے اخراجات کا کفیل ہے مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد پیدا ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی ۱۶/۵۲ دارالرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد:۔ ماسٹر حسن محمد کھوکھر مولوی پنشنر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ
گواہ شد:۔ مبارک علی پسر موصیہ ۱۶/۵۲ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

نمبر ۱۸۲۸۵:۔ میں جان محمد ولد رحمت اللہ پیشہ معلم وقف جدید عمر ۳۷ سال بیعت ۱۵/۵/۵۰ ساکن چک نمبر ا گلزار ڈاکخانہ گلزار سید ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت ۷۰/- روپے ماہوار ہے جو کہ وقف جدید کی طرف سے ملتی ہے اور میں اس وقت بطور معلم وقف جدید کلاس میں شامل ہوں۔ اگر کسی وقت کوئی جائداد حاصل کروں تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ۱/۵/۶۶ سے کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ جان محمد بقلم خود معلم وقف جدید گولبازار۔ ربوہ۔
گواہ شد:۔ خواجہ عبد المومن
گواہ شد:۔ محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۸۶:۔ میں قریشی احمد علی ولد تاج الدین صاحب قوم قریشی معلم وقف جدید عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن گولبازار ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد ۶۰/- روپے ہے جو کہ وقف جدید کی طرف سے ملتی ہے اور میں اس وقت بطور معلم وقف جدید سالانہ کلاس میں شامل ہوں اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

والسلام خاکسار قریشی احمد علی معلم وقف جدید گولبازار۔ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم غربی ربوہ
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا۔ دفتر وصیت۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۸۷:۔ میں عبد الحمید خلیق ولد محمد ابراہیم صاحب فائق قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۔۔۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں جامعہ احمدیہ کا طالب علم ہوں وہاں سے مجھے مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۴/۶۶ء سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ عبد الحمید خلیق متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم۔ غربی۔ ربوہ
گواہ شد:۔ خواجہ عبد المومن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۸۸:۔ میں محمد عثمان ولد محمد مصطفےٰ صاحب قوم رند پیشہ معلمی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی رنداں ڈاکخانہ حاجی کمن ضلع ڈیرہ غازیخاں صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے اور خاکسار وقف جدید میں معلم ہے اور دفتر وقف جدید کی طرف سے خاکسار کو مبلغ ۶۰/- روپے الاؤنس ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو میں انشاء اللہ ہر ماہ ادا کر دیا کروں گا۔ اور جب بھی میری آمد بڑھے گی تو میں دفتر کو اطلاع کر دیا کروں گا اور مرنے کے بعد اگر میری جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

والسلام:۔ خاکسار محمد عثمان معلم وقف جدید معرفت دفتر وقف جدید ربوہ
گواہ شد:۔ خواجہ عبد المومن زعیم مجلس خدام الاحمدیہ گولبازار۔ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۲۸۹:۔ میں محمد اشرف شیخ ولد محمد اسمٰعیل قوم ارائیں پیشہ ٹیلرنگ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۱۹۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد زمین وسیع مرلہ محلہ دارالیمن غربی جس کی قیمت اس وقت ۶۰۰/- روپیہ (مبلغ چھ صد) روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اسی طرح پر میری ماہوار آمد مبلغ ایک صد روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو گا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت یکم مئی ۱۹۶۶ء سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ محمد اشرف شیخ قریشی مارکیٹ گول بازار۔ ربوہ
گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا۔ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد حنیف سیکرٹری مال دارالعلوم۔ غربی۔ ربوہ

اعلان

موتیا (CATARACT)

آنکھ میں ڈالنے اور کھانے کی دوا سے صاف ہو سکتا ہے بشرطیکہ نظر بھی کام دے رہی ہو۔ کیٹرکٹ کیور "CATARACT CURE" مکمل کورس ۲۵/- روپے پہلا نصف کورس ۱۳ روپے دوسرا نصف کورس ۱۲/- روپے۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی مجلہ ہے۔ اس کا ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (زنانہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ) ٹیلیفون

نذر مان کر خدا تعالیٰ سے ٹھیکہ کرنا پسندیدہ امر نہیں

ہاں صدقہ و خیرات کے ساتھ ساتھ شکرانہ کے طور پر نذر ماننا جائز ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (سورہ بقرہ ۲۷۱) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ جو خرچ بھی تم خرچ کرو اور جو نذر بھی تم نذر دو۔ مگر یہ ترجمہ اردو محاورہ کے لحاظ سے درست نہیں۔ اردو میں اس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ جو کچھ بھی تم خدا کے لئے خرچ کرو یا جو کچھ بھی تم نذر دو"۔ کیونکہ اردو میں جو مضمون "کر" یا "دو" کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے عربی زبان میں اُس کے اسم سے فعل بنا کر لے آتے ہیں اور اس سے وہ مضمون ادا کرتے ہیں۔ ہاں عربی کی ترکیب سے یہ زائد معنی ضرور پیدا ہو جاتے ہیں کہ جس چیز کو خرچ کیا جائے وہ خرچ کرنے کے قابل ہو۔

نذر کے متعلق حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ ہاں اگر کوئی نذر مان لی جائے تو پھر اس کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ نذر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ناپسند فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ سے ایک قسم کا ٹھیکہ ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ٹھیکہ کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اس کی بجائے صدقہ و خیرات اور دعاؤں سے کام لے۔ ہاں اگر کوئی شخص صدقہ و خیرات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ کوئی نذر بھی شکرانہ کے طور پر مان لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں یہ استنباط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عمل سے کرتا ہوں آپ بعض دفعہ ان لوگوں کو جو آپ سے دعا کے لئے عرض کرتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ میں دعا کروں گا۔ آپ اپنے دل میں خدمت دین کے لئے کوئی رقم مقرر کرلیں جسے اس کام کے پورا ہونے پر آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکرانہ کے طور پر اگر کوئی نذر مان لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اس نذر کے ساتھ ساتھ دعاؤں اور گریہ وزاری اور صدقات و خیرات سے بھی کام لیا جائے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ میں بتایا کہ تم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا تم کوئی منت مانتے ہو اور اپنے اوپر واجب کر لیتے ہو اور پھر اس نذر کو پورا بھی کر دیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم نے کیا کچھ دیا۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ تم میں کتنا اخلاص اور کتنا جذبہ ایمان کام کر رہا تھا۔ پس وہ تمہارے اخلاص کے مطابق تمہیں اجر دے گا اور تمہارا انفاق رائیگاں نہیں جائے گا۔ بلکہ وہ تمہیں بہت بڑی برکات سے حصہ دینے والا ثابت ہوگا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ میں یہ اشارہ مخفی ہے کہ محض روپیہ خرچ کر دینا یا نذر کو پورا کر دینا کافی نہیں بلکہ دل کی نیت کا درست ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کسی نے نام و نمود کے لئے خرچ کیا ہے یا محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ اس کے اندر کام کر رہا ہے"۔

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۶۲۰)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۹ رجون:۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کا کل یہاں انتہائی پرتپاک استقبال کیا گیا۔ صدر ایوب نے چکلالہ کے ہوائی اڈے پر پاک چین دوستی زندہ باد، چو این لائی زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں معزز مہمان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ان کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے معانقہ کیا۔ چو این لائی عبوری دارالحکومت میں دو دن قیام کریں گے۔ صدر ایوب سے ان کی بات چیت آج شروع ہو رہی ہے

واشنگٹن ۲۹ رجون۔ سیاسی مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں زبردست تبدیلی آ گئی ہے اور امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے سلامتی کونسل کا ایک اور اجلاس بلانے میں پس و پیش کر رہا ہے سلامتی کونسل نے ۲۱ ستمبر کو جس قرارداد کے تحت پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بند کرائی تھی اس کے دوسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ جنگ بندی اور فوجوں کی واپسی کے بعد مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

واشنگٹن سے ڈان کراچی کے نامہ نگار نے مسئلہ کشمیر کے متعلق امریکی رویہ کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ بھیجی ہے اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں امریکہ کا موقف تبدیل ہو گیا ہے۔ امریکی حکام کا اب یہ خیال ہے کہ یہ مسئلہ حق خود ارادیت کی بنیاد پر حل ہونا ممکن نہیں

نئی دہلی ۲۹ رجون۔ باخبر ذرائع کے مطابق بھارت نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے اعلیٰ حکام کا ایک اجلاس دہلی میں کیا جائے جس میں وزارتی کانفرنس بلانے کے بارے میں بات چیت کی جائے۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان خواہ کسی سطح پر بھی بات چیت ہو مسئلہ کشمیر ضرور سامنے آئے گا۔ کیونکہ حکومت پاکستان سب سے پہلے اس مسئلے کے علاوہ کسی اور مسئلے پر بات بھی نہیں کرے گی۔

لندن ۲۹ رجون۔ منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین جناب مرزا مظفر احمد کل بون سے لندن پہنچ گئے۔ بون میں آپ نے اقتصادی تعاون سے متعلق معاملات کے جرمن وزیر مسٹر والٹر شیل سے ملاقات کرکے پاکستان کی اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں مغربی جرمنی کے تعاون پر بات چیت کی تھی۔ لندن میں کل آپ نے امور دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر مسٹر باٹملے سے بات چیت کی۔ آپ لندن سے واشنگٹن روانہ ہو رہے ہیں جہاں آپ امدادی ادارہ کے اجلاس میں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔

بمبئی ۲۹ رجون۔ بمبئی کے بندرگاہ کے علاقہ میں کل صبح دو لوکل ٹرینوں میں خوفناک تصادم ہو گیا جس میں ۳۲ افراد زخمی ہو گئے۔

زخمیوں میں سے ۲۲ کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے اور ان میں سے دس کی حالت نازک ہے۔

نئی دہلی ۲۹ رجون۔ پاکستان کے پانچ قانون ماہرا اٹارنی جنرل کی قیادت میں کل نئی دہلی پہنچ گئے وہ نئی دہلی میں ان دستاویزات کا مطالعہ کریں گے جو بھارت نے رن کچھ کے تنازعہ کے سلسلہ میں ٹریبونل کے سامنے پیش کی ہیں بھارت کے تین قانونی ماہرین بھی اس مقصد کے لئے آج راولپنڈی روانہ ہو رہے ہیں۔ ماہرین ان دستاویزات کا مطالعہ کریں گے جو پاکستان نے ٹریبونل کے سامنے پیش کی ہیں۔

لاہور میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

لاہور بذریعہ فون:۔ جماعت احمدیہ لاہور کے زیر انتظام مورخہ ۲ رجولائی کو صبح ۹ بجے مسجد دارالذکر میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوگا۔ صدارت کے فرائض محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ادا فرمائیں گے۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا عبدالقادر صاحب اور دیگر علماء کرام تقاریر فرما کر آنحضرت صلے اللہ علیہ کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر روشنی ڈالیں گے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲